صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 5 مئی 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

جمعرات 5 مئی 2016ء 27 رجب 1437 ہجری 5 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 102

ظلم سے بچنے کی دعائے عبرت

اصحابِ اعراف (یعنی کامل مومن) جب جنت کے بعد جہنم کا نظارہ کریں گے تو معاً یہ دعا پڑھیں گے۔

اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم میں سے مت بنائیو۔

(الاعراف:48)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہتر وقت دعا کا یہی ہے کہ ایسے وقت میں دعا ہو جب اسباب یاس اور نومیدی بکلی ظاہر نہ ہوں اور ایسی علامات نمودار نہ ہوں جن سے صاف طور پر نظر آتا ہو کہ اب بلا دروازہ پر ہے اور ایک طور پر اس کا نزول ہو چکا ہے۔ کیونکہ اکثر سنت اللہ یہی ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے ایک عذاب کے نازل کرنے میں اپنے ارادہ کو ظاہر کر دیا تو وہ اپنے ارادہ کو واپس نہیں لیتا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بیقراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے۔ اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے یہ سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے۔ کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے۔ اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے۔

(الفضل 15۔اپریل 2009)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2016ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 13 تا 19 مئی 2016ء کو منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم ازکم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔ نیز دورانِ ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ مئی 2016ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 11 مارچ 2016ء

س: شیطان کی انسان کے ساتھ دشمنی کے حوالہ سے کیابیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! شیطان انسان کا ازل سے دشمن ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یہ اس لئے نہیں کہ اس میں ہمیشہ رہنے کی کوئی طاقت ہے بلکہ اس لئے کہ انسان کے پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ اختیار دیا تھا کہ وہ آزاد ہے۔ شیطان کی یہ دشمنی کوئی کھلی دشمنی نہیں ہے کہ سامنے آ کر لڑ رہا ہے بلکہ وہ مختلف حیلوں بہانوں سے مکر و فریب سے دنیاوی لالچوں کے ذریعہ سے انسان کی اناؤں کو ابھارتے ہوئے انسانوں کو نیکیوں سے دور لے جاتا ہے اور برائیوں کے قریب کرتا ہے۔ شیطان نے خدا تعالیٰ کو کہا تھا کہ جس فطرت کے ساتھ تو نے انسان کو پیدا کیا ہے جس طرح اس کی فطرت یہ ہے کہ دونوں طرف مڑ سکتا ہے اس کو میں اپنے پیچھے چلاؤں گا کیونکہ برائیوں کی طرف اس کا زیادہ رخ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی اور ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ جو تیرے پیچھے چلنے والے ہوں گے انہیں میں جہنم میں ڈالوں گا لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے بھیجنے کے نظام کو جاری کر کے انسانوں کو نیکیوں کے راستے بھی بتائے۔ یہ بھی واضح کیا کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے وہ ہمدردی کے لبادے میں تمہیں بہتری اور فائدے نہیں بلکہ برائی اور نقصان کی طرف بلا رہا ہے اور جب وقت آئے گا کہ انسان کا حساب کتاب ہو تو بڑے آرام سے بڑی ڈھٹائی سے کہہ دے گا کہ میں نے تمہیں برائی کی طرف لالچ کی طرف گناہوں کے کرنے کی طرف اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف چلنے کی طرف بلایا تھا لیکن تم تو عقل رکھنے والے انسان تھے۔ تم نے کیوں نہیں اپنی عقل استعمال کی۔ پس اب اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ میرا اب تم سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا مقصد تم سے دشمنی کرنا تھا وہ میں نے کر لی اب جہنم کی آگ میں جلو۔ پس اس طرح شیطان انسان سے دشمنی کرتا ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ کس طرح بنا جا سکتا ہے؟

ج: فرمایا! خالص بندے بننے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک نسخہ بتایا کہ فحشاء اور منکر سے یعنی ہر ایسی بات سے اپنے آپ کو بچاؤ جو بیہودہ اور لغو ہے جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے اور جو فحشاء اور منکر سے بچے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کا تزکیہ کرے گی۔

س: شیطان انسان پر کس طرح حملہ کرتا ہے؟

ج: فرمایا! یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ شیطان کا حملہ ایک دم نہیں ہوتا۔ وہ آہستہ آہستہ حملہ کرتا ہے۔ کوئی چھوٹی سی برائی انسان کے دل میں ڈال کر یہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ اس چھوٹی سی برائی سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ کون سا بڑا گناہ ہے۔ پھر یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بڑے گناہوں کی تحریک کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ ڈاکہ اور قتل ہی بڑے گناہ ہیں کوئی بھی برائی جب معاشرے کا امن وسکون برباد کرے وہ بڑی برائی بن جاتی ہے۔ انسان کو یہ احساس مٹ جاتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

س: ہر انسان کے لئے کون سی دو جاذب موجود ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ بات ہر ایک کو ماننی پڑتی ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے دو جاذب موجود ہیں یعنی کھینچنے والی چیزیں دو موجود ہیں۔ ایک جاذب خیر ہے جو نیکی کی طرف اس کو کھینچتا ہے۔ دوسرا جاذب شر ہے جو بدی کی طرف کھینچتا ہے جیسا کہ یہ امر مشہود و محسوس ہے کہ بسا اوقات انسان کے دل میں بدی کے خیالات پڑتے ہیں اور اس وقت وہ ایسا بدی کی طرف مائل ہوتا ہے کہ گویا اس کو کوئی بدی کی طرف کھینچ رہا ہے اور پھر بعض اوقات نیکی کے خیالات اس کے دل میں پڑتے ہیں اور اس وقت وہ ایسا نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے کہ گویا کوئی اس کو نیکی کی طرف کھینچ رہا ہے۔ سو یہ دونوں قسم کی قوتیں ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہیں قرآن کریم نے نیکی کی قوت کا نام لمہ ملک رکھا ہے اور بدی کی قوت کو لمہ شیطان سے موسوم کیا ہے۔

س: اللہ تعالیٰ شیطان کو سزا کیوں نہیں دیتا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں! یہ کہ خدا شیطان کو کیوں سزا نہیں دیتا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ شیطان کو سزا دینے کے لئے قرآن شریف میں وعدہ کا دن مقرر ہے پس اس وعدہ کے دن کا منتظر رہنا چاہئے۔ کئی شیطان خدا کے ہاتھ سے سزا پا چکے اور کئی پائیں گے۔

س: شیطانی دعوتوں کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے کون سے اخلاق فاضلہ رکھے ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یہ کہ شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طول اَمل، ریاء اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ یہ ہیں محویت، فنا فی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔

س: کون سے لوگ ضائع نہیں ہوتے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے جو اس کے پاس ہے ہی نہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔ پس تکبر سے بچو۔

س: شیطان کن حیلوں سے انسان کو اپنے قابو میں کرتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر انسان کے افعال سے گناہ دور ہو جاوے یعنی کوئی کام ایسا نہ کرے جو گناہ والا ہے تو شیطان چاہتا ہے کہ آنکھ، کان، ناک تک ہی رہے۔ جب وہاں بھی اسے قابو نہیں ملتا تو پھر وہ یہاں تک کوشش کرتا ہے کہ اور نہیں تو دل ہی میں بنا رہے۔ لیکن شیطان یہ کوشش پھر بھی کرتا ہے کہ کسی نہ کسی ذریعہ سے اس کو اس کے اندر گناہ کا بیج رکھے اور اس کے دل میں بیٹھ جائے فرمایا کہ گویا شیطان اپنی لڑائی کو اختتام تک پہنچاتا ہے مگر جس دل میں خدا کا خوف ہے وہاں شیطان کی حکومت نہیں چل سکتی۔

س: خوف خدا رکھنے والوں کی بابت خطبہ جمعہ میں کیا بیان ہوا؟

ج: فرمایا! پس اصل چیز یہی ہے کہ خدا کا خوف انسان کے دل میں رہے۔ خدا کا خوف ہوگا تو بہت ساری برائیوں سے انسان پھر بچتا ہے۔ ایک چور بھی چوری کرتا ہے۔ اگر اس کو یہ پتا لگ جائے کہ اس کو کوئی بچہ بھی دیکھ رہا ہے تو اس بچہ کا بھی خوف ہوتا ہے اسے۔ پس جب تک یہ ہمارے دلوں میں نہیں ہوگا کہ ہم کوئی بھی عمل کرتے ہوئے یہ ذہن میں رکھیں کہ خدا ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے تو اس وقت تک انسان گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔

س: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الناس میں کن تین وساوس کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سورۃ الناس میں شیطان کے ان وساوس کا ذکر ہے جو کہ وہ لوگوں کے درمیان ان دنوں ڈال رہا ہے۔ ایک بڑا وسوسہ یہ ہے کہ ربوبیت کے متعلق غلطیاں ڈالی جائیں جیسا کہ امیر لوگوں کے پاس بہت مال و دولت دیکھ کر انسان کہے کہ یہی پرورش کرنے والے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس واسطے حقیقی رب الناس کی پناہ چاہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ میں حقیقی رب الناس جو ہے اس کی پناہ میں رہوں۔ پھر دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کو انسان مختار مطلق کہنے لگ جاتا ہے۔ اس پر فرمایا کہ مالک الناس۔ اللہ ہی ہے۔ پھر لوگوں کے وساوس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مخلوق کو خدا کے برابر ماننے لگ پڑتے ہیں اور ان سے خوف اور رجاء رکھتے ہیں۔ اس واسطے الٰہ الناس فرمایا۔ تمہارا معبود اللہ تعالیٰ ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کس اہم امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! یہ دنیا کی جو چکا چوند ہے آجکل جو نئی ایجادات ہیں یا آجکل کی جو تعلیم کے بہانے سے اللہ تعالیٰ سے دوری اور مذہب سے دوری کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور اس میں حکومتیں بھی شامل ہیں بڑی بڑی تنظیمیں بھی شامل ہیں۔ پس جہاں وہ دین سے ہٹانے کی کوشش کریں وہاں ہر ایک کو سمجھ لینا چاہئے ہر احمدی کو سمجھ لینا چاہئے ہر مومن کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں شیطان کا حملہ ہم پر ہونے والا ہے اور یہ دجالی قوتیں ہیں جو ہم پر حملہ کر رہی ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے لوگوں کی کتنی اقسام بیان فرمائی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو دین حق قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو صرف دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا بننے کی کوشش کریں۔ تمام فحشاء اور منکر سے بچیں تمام قسم کی برائیوں سے بچیں ہر قسم کے تکبر سے بچیں اپنے نفس کے تزکیہ کی کوشش کرتے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ ہمیشہ ہماری نظر خدا تعالیٰ پر ہو اور وہی ہمارا رب رہے ہمیشہ اسی کی مالکیت ہمارے دلوں پر قبضہ جمائے رکھے وہی ہمارا معبود رہے اور اس کو ہم ہمیشہ پکارنے والے بنے رہیں اور شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

دس سال بعد بیٹا ہوا

مکرم شیر محمد صاحب کی بیگم صاحبہ اپنی بیٹی بشریٰ پروین کی معجزانہ شفایابی اور حضور کی دعاؤں سے صاحب اولاد ہونے کے متعلق تحریر کرتی ہیں:

’’میری بیٹی بشریٰ پروین پولیو کے جان لیوا مرض میں مبتلا ہوگئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علاج اور دعاؤں کی بدولت میری بیٹی خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوگئی۔ پھر اس کی شادی ہوگئی ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ اس کے اولاد نہ ہوگی مگر خدا کا فضل شامل حال ہوا اور یہ بابرکت دعائیں کرنے والا وجود ہو تو پھر کوئی غم نہیں پیارے آقا کی دعاؤں اور علاج سے اللہ نے دس سال بعد بیٹے سے نوازا۔ جب بھی کبھی بشریٰ حضور سے ملاقات کے لئے جاتی تو حضور اس وقت کو ضرور یاد کرتے کہ جب میری بیٹی وہیل چیئر پر پیارے آقا سے دوائی لینے گئی تھی‘‘

(الفضل 24 مئی 2004ء)

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

1916ء میں وفات پانے والے چند رفقاء احمد

وبزرگان سلسلہ جنہوں نے خدمت دین کے معیار قائم کئے

(قسط اول)

حیات وممات کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اور ہر سال ہزاروں افراد ملک عدم کے راہی ہو جاتے ہیں لیکن کچھ ہستیاں اپنے عظیم کارناموں کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھی جاتی ہیں۔ آج سے ٹھیک سو سال قبل 1916ء میں وفات پانے والے چند رفقاء احمد و بزرگان سلسلہ کا ذکر خیر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

حضرت سید عبدالرحیم صاحب۔ سونگھڑہ کٹک

حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب سکونت دریا پوری ثم سونگھڑہ (اڑیسہ۔ انڈیا) ایک علمی شخصیت تھے۔ آپ حیدرآباد دکن میں نزیل تھے جہاں آپ کو احمدیت کا تعارف ہوا اور حضرت اقدس کی کتاب ...... سے متاثر ہوکر داخل احمدیت ہوئے، آپ کے بیٹے سید عبدالحکیم صاحب کٹکی بیان کرتے ہیں:

’’....آپ حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب کے گھر فروکش ہوئے ......رات نماز عشاء کے بعد حضرت مولوی محمد سعید صاحب نے مضمون پڑھ کر سنانا شروع کیا، حضرت میر صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ شروع میں تو مولوی صاحب (میرے والد مرحوم) کچھ کچھ لڑتے جھگڑتے رہے جلد اول کے ختم ہوتے ہی چپ ہوگئے اور پھر زار زار رونے لگے خصوصاً اس شعر پر۔

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

حضرت میر صاحب قبلہ فرماتے تھے کہ کتاب ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب لیٹے لیٹے اٹھ بیٹھے اور مجھے کہتے کہ مولوی صاحب اب دیر کیا ہے حق ظاہر ہوگیا‘‘۔

(الحکم 28 مئی و7 جون 1939ء)

آپ نے اندازاً 1898ء میں بیعت کی۔ بیعت کے بعد سلسلہ احمدیہ کو پھیلانے میں کوشاں رہے۔ آپ اپنی نیکی، تقویٰ وعلمیت کی وجہ سے اپنے علاقہ میں نہایت قابل احترام سمجھے جاتے تھے چنانچہ بیعت کے بعد جب آپ اپنے وطن سونگھڑہ گئے تو اہل سونگھڑہ جوق در جوق آپ کی زیارت و ملاقات کے لیے آئے، آپ نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور اپنی بیعت سے انہیں آگاہ کیا۔ سونگھڑہ کے ایک بزرگ حضرت سید نیاز حسین صاحب (ولادت: 1844ء۔ بیعت: 1900ء۔ وفات: 12 ستمبر 1919ء) جو اس ملاقات میں شامل نہ تھے، انہیں جب بتایا گیا تو انہوں نے برملا کہا:

’’اگر عبدالرحیم کہتا ہے تو ضرور سچا ہوگا‘‘

(بدر قادیان 19 مارچ 2015ء صفحہ 29)

آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجے میں بہت سی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی، ایک مرتبہ آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں درج ذیل عریضہ بھجوایا:

’’حاضر الوقت بندہ اثیم سید عبدالرحیم کٹکی نزیل حیدرآباد

حضرت اقدس مسیح موعود کی بابرکت خدمت میں بعد سلام عرض ہے کہ رمضان کی جمعہ اولیٰ میں ان لوگوں نے بطیب نفس اس عاجز کی تقریر پر بیعت کے لیے آمادگی ظاہر کی، اگرچہ اس عاجز کی تحریک پر اہل چٹوہہ ضلع حیدرآباد دکن کے 71 ......شرف بیعت سے مشرف ہوئے مگر یہاں کے لوگوں کے دلی جوش ومسرت کا اظہار احاطہ بیان سے باہر ہے، اکثر لوگ احوال حضرت اقدس سن کر زار زار روتے ہیں اور ملاقات کے لیے ایک تڑپ ان میں پائی جاتی ہے، غالباً چند آدمی عرصہ قریب میں شرف ملازمت ومکالمت سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ یقیناً یہ جوش حضرت اقدس کی توجہ ودعا کا ثمرہ ہے۔ آئندہ جمعہ میں دوسرے محلوں کے لوگ جس قدر بیعت کے لیے مستعد ہوں گے اس کی ایک علیحدہ فہرست پیش خدمت ہوگی، ان لوگوں کی کمال آرزو ہے کہ قبول بیعت کا مژدہ زبان مبارک سے سنیں۔ حضرت کی بندہ نوازی وکریمانہ اوصاف سے یہی امید قوی ہے۔

حضرت کا خادم اثیم سید عبدالرحیم

ضلع کٹک بنگال پوسٹ آفس صالح پور موضع کوبھی‘‘ (الحکم 31 جنوری 1900ء صفحہ 6)

ساتھ ہی چار سو سے زائد افراد کے نام اقرار نامہ بیعت کے تحت درج ہیں۔

آپ نے 12 جنوری 1916ء کو وفات پائی اور محلہ کوبھی سونگھڑہ مشترکہ قبرستان میں مدفون ہوئے، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’حضرت مسیح زمان مہدی دوران کا مخلص مرید مولوی سید عبدالرحیم صاحب جو کہ بہت عرصہ سے عارضہ ذیابیطس میں مبتلا تھے، بارہویں تاریخ چہار شنبہ اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے۔ مرحوم کی مساعی جمیلہ اڑیسہ میں (دعوت الی اللہ) احمدیت خوب زور سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے پاک روحوں کو اس سلسلہ حقہ کی طرف کھینچا۔ مرحوم کو احمد ...... سے اس قدر محبت تھی کہ ہر لحظہ وہر لحہ ان کا ذکر ان کے سلسلہ کی (دعوت الی اللہ) کا ذہن رہتا۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔‘‘

(الفضل 26 جنوری 1916ء صفحہ 2 کالم 1)

(نوٹ: احمدیت کی تاریخ میں ایک اور رفیق بھی حضرت مولوی عبدالرحیم کٹکی کے نام سے معروف ہیں جن کا اصل نام مولوی عبدالرحمٰن تھا اور وہ چک اندورہ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے 98-1897ء میں حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی کے ذریعے گلگت سے بیعت کی۔ 1917ء میں ہجرت کر کے اڑیسہ تشریف لے گئے اور کیرنگ کو اپنا مرکز بنایا (شاید اسی وجہ سے کٹکی مشہور ہوگئے۔ ناقل) 11/جون 1944ء کو وفات پائی۔ آپ مشہور واعظ تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم پروفیسر نظیر الاسلام صاحب تھے۔)

حضرت چوہدری مولا بخش بھٹی صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ

حضرت چوہدری مولا بخش بھٹی صاحب ولد محترم چوہدری امیر بخش صاحب قوم راجپوت بھٹی چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ آپ 1865ء میں پیدا ہوئے اور 28/ستمبر 1900ء کو حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

’’والدم حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب سابقہ تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ (حال تحصیل وضلع نارووال) کے شفاخانہ میں انچارج ڈاکٹر تھے، ......تحصیل کے افسران، تحصیلدار، نائب تحصیلدار، ناظر اور انچارج تھانہ سبھی حضرت والد صاحب کی بہت عزت کرتے......ان میں سے ایک ناظر حضرت والد صاحب کے بڑے عقیدت مند تھے لیکن ان کا اپنا حال یہ تھا کہ راگ وساز کے شیدائی اور ان کے لوازمات میں کھوئے ہوئے تھے۔ ایک دن ان کے بچوں سے ملنے ان کے ہاں گیا، ڈھولکی اور سارنگی کی آواز سن کر باہر کے ایک کمرے میں جھانکا، ساری مجلس مست ومگن تھی لیکن ناظر صاحب کچھ شرمائے، سیدوں کی بڑی قدر کرتے تھے۔ گانا بجانا تو کچھ دیر کے لیے بند ہوگیا اور مجھے اندرون خانہ بھجوا دیا......اب تک ان کی شکل نہیں بھولتی، بڑی بڑی مونچھیں اور داڑھی صاف۔ جب میں قادیان آیا تو ایک دن کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب سجدہ میں سرنگوں ہیں اور نامعلوم اپنے مولا سے کس قسم کے راز و نیاز کی کیفیت میں غائب، ان کے لمبے سجدوں اور طول طویل نماز کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا، چہرے پر داڑھی تھی میں پہچان نہ سکا۔ نماز سے فارغ ہونے پر انہوں نے مجھے خود ہی گلے لگایا اور بتایا کہ وہ وہی مولا بخش بھٹی ہیں جو رعیہ میں ناظر تھے اور جس کی شہرت جیسی تھی سب کو معلوم ہے اور مجھے ان سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب غالباً ...... پڑھنے کے لئے والد صاحب نے انہیں دی اور جب وہ رعیہ سے تبدیل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق بخشی۔‘‘

قبول احمدیت کے بعد اخلاص ووفا میں بہت ترقی کی، حضرت اقدس مسیح موعود کے عاشق، خلافت کے فدائی اور جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے روح رواں تھے۔ حضرت مسیح موعود کا ’’لیکچر‘‘ 1904ء مفید عام پریس سیالکوٹ سے چھپوا کر شائع کیا۔ منارۃ المسیح کی تکمیل کے موقع پر آپ نے منارۃ المسیح کے عنوان کا کتبہ تیار کروا کر حضور کی خدمت میں پیش کیا اور درخواست کی کہ اس کتبہ کو منارۃ المسیح کی پیشانی پر سامنے کی طرف لگا کر انہیں ثواب کا موقعہ دیا جائے چنانچہ آج تک یہ کتبہ منارۃ المسیح پر نصب ہے۔

آپ باقاعدگی سے ہر سال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی نیت سے قادیان تشریف لاتے، 1908ء کے جلسہ سالانہ کے وقت اپنی ملازمت کی بے حد مصروفیت کی وجہ سے آپ کو لگا کہ شاید آپ جلسہ سالانہ میں اس سال حاضری نہ دے سکیں چنانچہ اس موقع پر آپ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار ’’بدر‘‘ کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس سے آپ کی خلافت، نظام سلسلہ، جلسہ سالانہ کے ساتھ محبت اور احمدی بھائیوں کے ساتھ اخوت کی جھلک نظر آتی ہے، آپ لکھتے ہیں:

’’اس سال میں ایک ایسی آسامی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے کہ دن رات میں بہ مشکل چند گھنٹے نیند کو پورا کرنے کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر بظاہر اُمشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے، ...... میں نے ارادہ کیا ہے کہ اگر خدانخواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں تو میری غیر حاضری بھی میرے احمدی احباب کے لئے قابل تقلید ہو جاوے، سو میں آپ کے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشتہر کرتا ہوں کہ میرے دارالامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے وہ حسب ذیل ہے:

کرایہ آمد و رفت از سیالکوٹ تا قادیان دارالامان 5 روپے، خرچ متفرق دارالامان 3 اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ۔ کل 9 روپیہ ہوتے ہیں، میں یہ مبلغ 9 روپیہ کی رقم سید حامد شاہ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی معرفت بخدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیج دوں گا جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لئے جاویں۔ ممکن ہے کہ میری اس تحریر سے بعض وہ احباب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بےنصیب رہ جاویں، وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ ان کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو، دارالامان بھیج کر مستحق ثواب ہو جاویں اور اس نیک تحریک سے اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کھول دیوے، آمین۔‘‘

(بدر 19 نومبر 1908ء صفحہ 2 کالم 1)

حضرت اقدس مسیح موعود اور خلافت کے ساتھ نہایت محبت وعقیدت کے تعلق کی وجہ سے قادیان کے حالات جاننے کے مشتاق رہتے تھے چنانچہ اسی عشق و اشتیاق میں ایک مرتبہ آپ نے ایڈیٹر اخبار بدر کو لکھا:

’’مجھے سب اخباروں سے یہ زیادہ پیارا اخبار ہے۔ میں بارہ اخباروں کا خریدار ہوں لیکن جس دن بدر کے آنے کا دن ہوتا ہے اُس دن اور ہی خوشی اور چین ہوتا ہے۔‘‘

(بدر 5 جنوری 1911ء صفحہ 2 کالم 3)

آپ نے 2 نومبر 1916ء کو 51 سال کی عمر میں وفات پائی، کبوتراں والی (بیت) میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور امام صاحب قبرستان سیالکوٹ میں بطرف شمال مغرب دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات پر اخبار الفضل نے لکھا:

’’چودھری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی جو ایک عرصہ سے بیمار تھے، 2 نومبر 1916ء جمعرات و جمعہ کی درمیانی رات کو...... فوت ہو گئے۔ مرحوم بڑے مخلص اور سلسلہ کی اشاعت کے لیے اپنے سینہ میں بیتاب دل رکھنے والے تھے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا آپ نے صرف کثیر سے ’’منارۃ المسیح‘‘ کا کتبہ بنوا کر بھیجا تھا جو منارۃ المسیح پر لگ چکا ہے اور آپ کی یادگار کے طور پر ہمیشہ کے لیے موجود رہے گا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہمیں اس حادثہ میں آپ کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب اپنے اس مخلص بھائی کا جنازہ غائب پڑھیں اور خاص طور پر دعائے مغفرت کریں۔‘‘

(الفضل 11 نومبر 1916ء صفحہ 2 کالم 1)

آپ کی اہلیہ حضرت رمضان بی بی صاحبہ بھی رفقاء میں سے تھیں۔ آپ کی اکلوتی اولاد حضرت ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب تھے جنہیں سلسلہ احمدیہ کی عظیم خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کے پڑپوتے مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب نے http://shahnawazkhan.weebly.com/ کے نام سے ویب سائٹ بنائی ہے جس پر نایاب اور تاریخی مواد جمع کیا ہے۔

حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب

ضلع مونگھیر، بہار (انڈیا)

آپ کا نام الٰہی بخش۔ والد کا نام پیغمبر بخش اور والدہ کا نام قصیدہ بی بی تھا۔ آپ کا ددھیال موضع استھانواں ضلع مونگھیر بہار اور ننھیال موضع آڑھا ضلع مونگھیر بہار میں تھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد میڈیکل کی تعلیم حاصل کی، آپ کی سروس کی ابتداء راولپنڈی سے ہوئی جہاں آپ ڈسپنسری کے انچارج تھے پھر کہوٹہ تبدیلی ہوئی اور وہاں کافی عرصہ تک رہے، 1892ء کے اوائل میں آپ کو چترال جانے کا حکم ہوا، وہاں آپ کا کام اور خلوص دیکھ کر مہتر آف چترال خوش ہوا (نوٹ: چترال میں مہتر کا لفظ نواب کی جگہ استعمال ہوتا ہے) اور آپ کی عزت افزائی فرمائی یہاں تک کہ اپنی ایک قریبی رشتہ دار لڑکی کا رشتہ آپ کے ساتھ کر دیا۔ چترال سے واپسی پر پھر کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں پوسٹنگ ہوئی۔

چترال جانے سے قبل لیکھرام کے متعلق پیشگوئی سے آگاہ ہو چکے تھے چنانچہ وہاں سے واپسی پر جب پیشگوئی کے پورے ہونے کا علم ہوا تو اپنے بیٹے حضرت ملک عبدالعزیز صاحب کے ساتھ بیعت کر لی۔ (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 14 صفحہ 253) اخبار البدر 26 جون 1903ء صفحہ 184 پر باپ بیٹا دونوں کی بیعت کا اندراج موجود ہے۔ بیعت کے بعد اپنے گاؤں آڑھا تشریف لائے اور باقی گھر والوں کی بیعت کا خط لکھ دیا۔ دن بدن آپ کا اخلاص اور روحانیت ترقی کرتی گئی، آپ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے اور جماعتی ضروریات کو اپنی سعی کے مطابق پورا کرتے۔

1910ء میں سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدے سے ریٹائر ہوئے، پنشن لینے کے بعد قادیان چلے آئے، محلہ دارالعلوم میں سکونت اختیار کی اور شفاخانہ دارالعلوم کے انچارج مقرر ہوئے۔ نومبر 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کی پیشانی پر شدید چوٹیں آئیں، حضور کی اس حالت میں دیگر ڈاکٹران کے علاوہ حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کو بھی عظیم خدمت کی توفیق ملی، اخبار بدر میں حضور کی صحت کے متعلق آپ کی رپورٹ باقاعدگی سے چھپتی رہی، غرض یہ کہ حضور کی اس حالت میں آپ کو حضور کے بہت ہی قریب رہنے کا موقع ملا، آخری عمر میں حضور نے ایک موقع پر اپنی اس بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’جب میں بہت بیمار ہو گیا تھا تو ان ایام میں ہمارے ڈاکٹروں نے میری بڑی خدمت کی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب رات کو بھی دباتے رہتے انہوں نے بہت ہی خدمت کی میرا رونگٹا رونگٹا ان کا احسان مند ہے‘‘۔

(اخبار بدر 11 دسمبر 1913ء صفحہ 2)

حضور نے ارشاد فرمایا کہ آپ ایک وقت کا کھانا روزانہ میرے ساتھ کھایا کریں چنانچہ شب کے درس کے بعد والے کھانے میں آپ شریک طعام ہونے کی سعادت پاتے۔ آپ نے 9 فروری 1916ء بعارضہ نمونیا و فالج وفات پائی، حضرت سید سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ نمبر 3 میں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات پر اخبار الفضل نے لکھا:

’’ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب سب اسسٹنٹ سرجن جو ہائی بورڈنگ کی ڈسپنسری میں کام کیا کرتے تھے شب درمیان 9,10 فروری کو 3 بجے سحری کے وقت بعارضہ نمونیا و فالج فوت ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم خوب آدمی تھے۔ صالح، غریب پرور، صاف گو، نماز باجماعت کے نہایت پابند، دارالعلوم میں رہتے مگر میں نے سخت سے سخت جاڑے میں ہمیشہ انہیں نداء فجر سے پہلے (بیت) مبارک میں موجود دیکھا ہے۔ حضرت خلیفہ اول کی جو خدمت ایامِ بیماری میں انہوں نے کی کہ اکثر رات کا حصہ وہ جاگتے گزار دیتے اور پھر ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت بجا لانے کو موجب فخر سمجھتے وہ بھی مقیمانِ قادیان کو معلوم ہے۔ قیام خلافت ثانی کے دن اور اس کے بعد ان کے لیے بہت امتحان کا وقت تھا کیونکہ مولوی محمد علی صاحب سے رشتہ داری بھی تھی اور احسانات کے علاوہ باہم تعلقات بھی گہرے تھے مگر ڈاکٹر صاحب بالکل ان سے الگ ہو گئے اور جب کبھی مجھے ملے ان پیغام والوں کے حال پر رنج اور غضب ظاہر کیا۔ ڈاکٹر صاحب کی عمر غالباً 72 سال تھی مگر بال ابھی زیادہ تر سیاہ تھے آپ کی اولاد بہت سی ہے......‘‘

(الفضل 12 فروری 1916ء صفحہ 1)

آپ کی اولاد بفضلہ تعالیٰ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور احمدیت کے ساتھ مخلصانہ طور پر وابستہ ہے۔

حضرت خلیفہ رجب دین

صاحب لاہور

حضرت خلیفہ رجب دین صاحب لاہور کے رہنے والے تھے اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے سسر تھے۔ آپ کی بیعت کا علم نہیں کہ کس سال کی لیکن آپ 1892ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل تھے۔ حضرت اقدس نے رقم فرمودہ اپنے 313 کبار رفقاء میں نیز اپنی بعض پیشگوئیوں کے گواہان میں آپ کا نام شامل فرمایا ہے۔ اخبارات میں بھی حضرت اقدس کی خدمت میں آپ کی حاضری اور سوالات پوچھنے کا ذکر موجود ہے، 8 مئی 1904ء کی ڈائری کے تحت لکھا ہے:

’’ہمارے مکرم خلیفہ رجب الدین صاحب تاجر برنج لاہور بھی شرف نیاز کے لیے آئے ہوئے تھے، خلیفہ صاحب ایک روشن خیال اور ذی فہم آدمی ہیں، وہ لاہور کے حالات کا ذکر کرتے رہے‘‘۔

آپ نے 30۔ اپریل اور یکم مئی 1916ء کی درمیانی شب کو وفات پائی۔ (پیغام صلح 21 مئی 1916ء صفحہ 1) اخبار الفضل نے بھی 9 مئی 1916ء کے اخبار میں آپ کی خبر وفات دی۔

حضرت حکیم الطاف حسین

صاحب۔ بلب گڑھ (انڈیا)

حضرت حکیم الطاف حسین صاحب ولد حضرت حکیم سرفراز حسین صاحب بلب گڑھ ضلع فرید آباد (نزد دہلی) کے رہنے والے تھے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے بھائی حضرت حکیم محمد حسین صاحب (وفات: نومبر 1926ء) نے بیعت کی توفیق پائی، بعد ازاں خاندان کے دیگر افراد نے بھی بیعت کر لی۔ 1908ء میں پنجاب کے فنانشل کمشنر قادیان تشریف لائے، اس موقع پر جن احباب جماعت نے ان کا استقبال کیا ان میں حضرت حکیم الطاف حسین صاحب اور ان کے بھائی حضرت حکیم محمد حسین صاحب دونوں شامل تھے۔

(بدر 26 مارچ 1908ء صفحہ 2 کالم 3)

آپ نے 1916ء میں وفات پائی، خبر وفات دیتے ہوئے آپ کے بھتیجے حکیم انوار حسین صاحب نے لکھا: ’’میرے چچا الطاف حسین اور ان کی دختر اور فرزند کا انتقال ہو گیا ہے۔‘‘

(الفضل یکم جولائی 1916ء صفحہ 6 کالم 1)

بقیہ از صفحہ 5: مکرم ثاقب زیروی صاحب

خریدی۔

پاکستان بننے سے قبل وہ تحریک پاکستان کے مجاہد تھے اور ان کے بہت سے عزیز تقسیم کے وقت شہید ہوئے۔ 1952ء میں لاہور کی صحافت پر ایک ایک نئے روشن ستارے کی طرح طلوع ہوئے اور آدھی صدی تک لوگوں کے دلوں میں اپنی نثر اور شاعری سے جگمگاتے رہے۔ آخر شہاب ثاقب بن کر ٹوٹے، فضا میں روشنی بکھیرتے ہوئے اپنی حسین یادیں چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کے قلم میں جادو تھا۔ دوست نواز، عظیم شاعر، باکمال صحافی، ہنس مکھ ساتھی، غمگسار رفیق، بہترین استاد دوست تھے۔

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
دوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گزری

مکرم ثاقب زیروی صاحب کا تعارف

ایک درویش صفت شاعر۔ ایک کامیاب صحافی

مکرم ثاقب زیروی صاحب کا نام محمد صدیق ولد حکیم مولوی اللہ بخش قوم راجپوت وطن زیرہ ضلع فیروز پور (بھارت) تاریخ پیدائش 11/اپریل 1919ء تاریخ وفات 13 جنوری 2002ء بمقام لاہور۔

قدرت نے ادبی وصف کا بیج روزِ اول سے ڈال دیا تھا آنرزان اردو 1947ء میں اور بی اے 1950ء میں پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ ’’گنجینہ اردو‘‘ کے نائب مدیر بھی رہے جبکہ مدیر احسان دانش تھے۔ پھر اپنے مرشد کے کہنے کے مطابق مولانا عبدالمجید سالک اور مولانا غلام رسول مہر جیسے کہنہ مشق صحافیوں سے تربیت حاصل کی۔

کتب۔ ہندوستان کی مٹی (افسانہ)۔ کاربنکل کی تشخیص۔ پنجابی میری زبان۔ دور خسروی۔ شہاب ثاقب۔ نوید منزل۔ آہنگ حجاز (مجموعہ نعت رسول ﷺ ہے)

ثاقب کی تربیت مذہبی ماحول میں ہوئی اس کی طبیعت میں شرافت، سعادت، شرم اور دیانت فکر و عمل کی بنیادیں گہری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں نو جوانی اور جوانی کے دونوں زمانوں میں کبھی بے راہ روی یا فکری آوارگی کا شکار نہیں ہونا پڑا اور وہ ہمیشہ بندھے ٹکے اسلوب زندگی پر کاربند رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی شاعری کو دیکھئے فکر میں جدت تو ہے ابتذال نہیں دین اور حمیت دین تو ہے ملائیت نہیں۔ عشق تو ہے لیکن فسق کا شائبہ تک نہیں، غریبوں کی مصیبتوں پر آنسو ہیں۔ موجودہ نظام عدم مساوات کے خلاف طیش ہے۔ لیکن کمیونزم نہیں۔ یہی اعتدال کا رستہ اور یہی صراط مستقیم ہے۔

خوش گلو، سرو قامت، مقطع داڑھی، شیروانی پوش، ثاقب زیروی دلکش شخصیت کے مالک تھے۔ اعلیٰ مشاعروں میں جہاں چیدہ لوگوں کا اجتماع ہو ثاقب زیروی اپنی انفرادیت برقرار رکھتے تھے۔ وہ زندگی کے کسی بھی معاملے میں انتہا پسند نہیں تھے۔ وہ ہر اعتبار سے میانہ رو، سلامتی پسند اور غیر حاسد قسم کے آدمی تھے۔ ان کی یہی خصوصیت انہیں حلقہ احباب میں مقبول بنائے رکھتی تھی۔

ثاقب زیروی کا شاعر ہونا اور اس حد تک دھانسو شاعر ہونا تاریخ ادب کا ایک عجیب وغریب واقعہ ہے۔ عنفوان شباب میں ثاقب سب انسپکٹر تھے۔ لیکن کون جانتا تھا کہ یہی سب انسپکٹر شاعری کی دنیا میں مقبول خاص و عام ہو جائے گا۔

میاں محمد شفیع کہتے ہیں کہ ثاقب زیروی انجمن حمایت اسلام کے ایک جلسے میں موجود تھے جب ان سے شعر سنانے کی فرمائش کی گئی تو اپنے اشعار اور گداز ترنم کے بل پر پورے جلسہ پر چھا گئے اور اس دن سے ثاقب زیروی کے سامنے ایک اعلیٰ ادبی مستقبل اُجاگر ہو گیا۔ خلوص اظہار، سوز و گداز اور خیال و اسلوب کی ہم آہنگی ثاقب زیروی کی شاعری کا طرہ امتیاز ہے۔ خاص طور پر ان کی نعتیں حضوری قلب کا بہترین اظہار ہوتی ہیں۔ اور اس مرحلہ پر اردو کے بہت شعراء ان کی برابری کرتے ہیں۔ اس کی وجہ غالبًا یہ ہے کہ ثاقب زیروی طبیعت اور فکر کے اعتبار سے مذہب پرست ہیں اور وہ نعتیں خانہ پُری کے لئے نہیں لکھتے بلکہ احتیاج طبیعت اور طبعی رجحان کے ماتحت لکھتے ہیں اور یوں ان میں صداقت، خلوص اور جذبہ کا رچاؤ بھرپور انداز میں موجزن ہوتا ہے۔

تو حبیب رب جلیل ہے تیری عظمتوں کا جواب کیا
تو مقام فخر خلیل ہے تیری حُرمتوں کا حساب کیا

کہاں تو کہ باعث کُن مکاں کہاں فکر ثاقب خستہ جاں
بھلا مدحت شہ انس و جاں کرے مجھ سا خانہ خراب کیا

اس ایک نعت سے ہی ثاقب زیروی کے وفور جذبات اور عشق رسول کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ ثاقب کے ہاں اسی قدر و نوعیت کی اور بھی کئی نعتیں بھی ملتی ہیں۔

ثاقب زیروی شعر و سخن کی عظیم رفعتوں پر فائز تھے اور خصوصاً نعت رسول ؐ کے بارے میں اپنے عاشقانہ رنگ، جذبہ فدائیت، جدت استعارات، لطافت تخیل، تشبیہ کی خوبی، مضامین کی جامعیت، اور والہانہ انداز بیان میں آپ کا کلام اپنی نظیر آپ ہے۔ نعت گوئی کے وصف میں یکتائے روزگار تھے، عشق محمد ﷺ آپ کا سرمایہ حیات تھا۔ یہی وجہ ہے کہ شمع حُب نبوی ؐ آپ کے دل و دماغ میں پوری آب و تاب سے روشن تھی۔ ثاقب زیروی کی نظمیں موضوع کے اعتبار سے متفرق اور متنوع ہوتی ہیں لیکن اس میدان میں ان کا جذبہ حُب الوطنی کے گرد گھومتا ہے۔ صبح دیانت، وطن، یاددہانی اور مجاہد وغیرہ یہ تمام نظمیں ملکی حالات کے متعلق ہیں۔ المختصر ثاقب کی شاعری پاکیزہ باسلیقہ اور سلامت رو ہونے کے ساتھ ساتھ غنایت کی بھی حامل ہے۔ ان کی شاعری ایک اعلیٰ کلچرڈ کی طبیعت کی عکاسی کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار میں تاثر کا عنصر بدرجہ کمال پایا جاتا ہے اور ہر سامع ان کے اشعار سے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ثاقب زیروی جیسی شخصیت پر لکھنا اس لئے بھی دشوار ہے کہ بقول ثاقب صاحب کہ ’’ہم جو تھے وہ نہیں رہے جو بننا چاہتے تھے وہ بن نہیں پائے‘‘ ایسی شخصیت جس نے برصغیر کی ریاستوں کے عروج و زوال اور عزت دار گھرانوں کو گردش لیل ونہار کے باعث گم نام ہوتے دیکھا ہو۔ جس نے خاندانی خون کے علی الرغم قول وفعل کے تضاد کو دیکھا اور اپنے جذبات کو اشعار میں قلم بند کیا۔ ایسے شخص کے متعلق لکھنا اس لئے مشکل ہے کہ جس نے اپنی سیاسی بصیرت کو ہمیشہ فطرتی و کائناتی حقائق کے دائرہ سے باہر نہیں نکلنے دیا۔ جس نے اعتدال کے ساتھ ساتھ محبت و بھائی چارے کے وسیع کینوس پر اپنے نقش محبت کو اپنے عمل سے ثبت کیا۔ جسے قدرت نے وصف عطا کیا کہ ’’کسی کی تحریر کے چند فقرے اور گفتگو کے چند مکالمے اس کے معیار وفا کے نقش بن کر ثاقب صاحب کے ذہن میں اُجاگر ہو جاتے تھے اور اس نقش کے مطابق ثاقب صاحب نے جس سے جو بھی تعلق قائم کیا اس کو ہمیشہ اس پر نازر رہا‘‘ یہ محض ان کے خالق و مالک کا فضل تھا جس نے الفاظ کی پہچان اور ان کے اوزان کی صلاحیت انہیں ودیعت کی۔ اسی کے فیض نے ہمیں ایک اچھا مصنف، اچھا شاعر و ادیب عطا کیا اس کے علاوہ ایک انسان دوست دیا جو بے غرض اطاعت اور بے پایاں محبت کا مجسمہ ثاقب زیروی کی شکل میں دیا۔ جس نے ہمیشہ اپنی تحریر لکھتے وقت ان باتوں کو مدنظر رکھا کہ ’’اس فقرے کے ملکی حدود میں کیا معنی کئے جاسکتے ہیں اور ملکی حدود سے باہر کیا؟ میرے دین کے لئے کیا مفہوم رکھتا ہے اور بعد میں میری قوم پر کیا اثر چھوڑے گا ایسی مستند تحریر لکھنے والی شخصیت پر لکھنا کچھ آسان نہیں‘‘۔

بانی ہفت روزہ ’’لاہور‘‘ ثاقب زیروی نے اردو صحافت کی اعلیٰ روایات کو جس طرح زندہ تابندہ رکھا۔ وہ اپنی جگہ مسلم لیکن وفا اور وضع داری کے اس پیکر کی ساری زندگی تا مرگ، ہر لحہ ایک ہی لگن اور ایک ہی مشن پر قائم رہی ’’اعلیٰ دینی اقدار کا قیام و استحصالی نظام کا خاتمہ۔

ثاقب زیروی صاحب سولو صحافت کا نادر نمونہ تھے۔ برصغیر پاک و ہند کی صحافت کی جب تاریخ لکھی جائے گی تو کوئی مؤرخ آپ کے نام کا ذکر کئے بغیر آگے نہ بڑھ سکے گا۔ تن تنہا پچاس سال تک ہفت روزہ ’’لاہور‘‘ سورج کی سی باقاعدگی سے نکالتے رہے۔ ثاقب زیروی نہ جانے کیا شے تھے۔ وہ مقدمات بھی بھگتتے رہے مبارک بادیں بھی سمیٹتے رہے گالیاں بھی سنتے رہے، دعائیں بھی لیتے رہے، وہ مشاعروں کی جان تھے۔ بڑے بڑے مشاعروں میں شائقین کی آنکھ کے تارے تھے اور دلوں کی دھڑکن، وہ جہاں صاحبان اقتدار کے دوست تھے اسی طرح غریبوں کے مونس و غمخوار بھی۔

وہ کبھی بڑے بڑے شاعروں کی موجودگی میں مشاعروں کو الٹ دیا کرتے تھے اور کبھی پٹے ہوئے مشاعروں کو جما دیا کرتے تھے۔ ان کی زندگی میں کئی نشیب و فراز بھی آئے مگر وہ ویسے کے ویسے ہی رہے۔ ان کی باتوں سے کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا وہ تہہ بہ تہہ کھلتے تھے مگر کم کم احباب پر اور جن پر کھلتے تھے ان کو اپنی محبتوں اور شفقتوں میں سمیٹ لیا کرتے تھے اور وہ ان محبتوں شفقتوں کا محور دیکھتا رہ جاتا کہ ایسا کس وجہ سے اور کیوں؟

ثاقب زیروی صاحب کی شخصیت اگرچہ نمایاں طور پر دعوت الی اللہ، شاعری، صحافت اور ادارت پر مشتمل تھی۔ اس کے آگے دو پہلو تخصیص کے حامل یہ تھے کہ انہوں نے مشکلات کے باوجود اپنا مشنری ذوق ابلاغ عمر بھر جاری رکھا اور صحافت میں انہوں نے اردو صحافت کا سب سے مشکل پہلو ’’یک رُکنی‘‘ صحافت کا اختیار کیا تھا۔ دنیا کی کسی زبان میں بھی ایسی صحافت مشکل ترین ہی ہوتی ہے۔ لیکن اس طرح کی صحافت اردو میں اس لئے خاص اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہے کہ مدیر کو باوصف نظریاتی اخلاص کے زندگی کے سبھی پہلوؤں پر یکساں گہرائی کی نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ جس کے لئے مشاہدے اور مطالعے کا ہمہ وقت مجاہد بننا لازم ٹھہرتا ہے اس روایت میں مولانا ابوالکلام آزاد کا ’’الہلال‘‘ مولانا محمد علی کا ’’ہمدرد‘‘ مولانا حسرت موہانی کا ’’اردوئے معلّیٰ‘‘ اتنی بڑی مثالیں ہیں کہ بعض دفعہ یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ ثاقب زیروی صاحب نے 1952ء جیسے نامساعد حالات میں اپنے لئے اس قدر مشکل راستہ کیوں اختیار کیا۔ لیکن ’’لاہور‘‘ کے پچاس سال گواہی کے لئے موجود ہیں کہ انہوں نے نہ صرف انتخاب درست کیا تھا بلکہ پورے تقاضوں اور شان بان کے ساتھ اس کو پورا رکھا اور جو رواج خلوص اور ذاتی پاکیزگی کا تھا اسے تابانی سے جاری رکھا۔ ایسے دقیق مگر اوصاف حمیدہ کے ساتھ ساتھ ثاقب صاحب سے ملنے والے تمام لوگ یہ بھی گواہی دیں گے کہ وہ شرع محمدؐیہ پر پورے طور پر تمام عمر کاربند رہے اور ساری عمر ایک سالک صوفی اور باعمل عالم کے طور پر گزاری۔

ثاقب زیروی نے اپنی شاعری میں گل وبلبل، لب و رخسار، ہجر و وصال، شمع و پروانہ کا رونا نہیں رویا بلکہ انسان پر انسان کے ظلم کی داستان بھی بیان کی ہے۔ انسان کی چیرہ دستیوں اور انسان کی مجبوریوں پر حاشیہ آرائی کی ہے۔ ثاقب زیروی نے اپنی شاعری میں حسن و عشق کے ساتھ ساتھ غربت کے چھپے ہوئے ناسوروں کو بھی ننگا کیا ہے۔ مذہب کے مقدس نام پر خوں ریزی کرنے والے وطن دشمنوں کو بھی بے نقاب کیا ہے۔ ثاقب زیروی ایک درویش صفت شاعر ہیں۔ ان کے ساتھ ادیب، صحافی، اُمراء روساء کی خوشامد کرکے کروڑوں روپے، کوٹھیوں اور کاروں کے مالک بن گئے مگر ثاقب زیروی نے نہ کوئی کوٹھی بنائی اور نہ کوئی کار

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123039 میں تزکی احمد

ولد محمد یعقوب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تزکی احمد گواہ شد نمبر1۔ رب انواز ولد غلام رسول گواہ شد نمبر2۔ اشتیاق الحق ولد محمد عاشق باجوہ

مسل نمبر123040 میں شفقت علی

ولد عنائت اللہ راجپوت قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 11 کنال 3 مرلہ 1 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شفقت علی گواہ شد نمبر1۔ شیخ اعجاز احمد ولد شیخ محمد شفیع گواہ شد نمبر2 فیصل احمد خان ولد نثار احمد

مسل نمبر123041 میں ندیم احمد

ولد لال دین مرحوم قوم گجر پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک کوٹلی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11/اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ندیم احمد گواہ شد نمبر 1۔ ظہیر احمد ولد نذیر احمد گواہ شد نمبر2۔ واجد رحیم ولد عبدالرحیم ساجد

مسل نمبر123042 میں گلشن آرا

زوجہ چوہدری اکرم علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 10 مرلہ 80 لاکھ روپے (2) زیور 4.5 تولہ 2 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ گلشن آرا گواہ شد نمبر1۔ محمد رشید طارق ولد محمد جمیل خان گواہ شد نمبر2۔ چوہدری اکرام علی ولد چوہدری اشرف علی

مسل نمبر123043 میں چوہدری اکرام علی

ولد چوہدری اشرف علی قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 10 کنال 15 لاکھ روپے (2) پلاٹ 1 کنال 10 مرلہ 8 لاکھ روپے (2) پلاٹ 1 کنال 10 مرلہ 4 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 48 ہزار روپے ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 24 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری اکرام علی گواہ شد نمبر1۔ محمد رشید طارق ولد جمیل خان گواہ شد نمبر2۔ منصور احمد چیمہ ولد مسعود احمد چیمہ

مسل نمبر123044 میں علی یوسف

ولد ابوبکر یوسف قوم سید پیشہ بے روزگار عمر75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ علی یوسف گواہ شد نمبر1۔ مبارک احمد شاہد ولد حافظ سراج الدین گواہ شد نمبر2۔ عبدالشکور ولد عبدالمجید

مسل نمبر123045 میں سلیمان یونس

ولد شیخ محمد یونس قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 38 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلیمان یونس گواہ شد نمبر 1۔ عبدالعزیز نوید ولد عبدالغفور باجوہ گواہ شد نمبر 2۔ خاور گل ولد خلیل احمد

مسل نمبر123046 میں سحیم خالد

ولد خالد محمود قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع و ملک حافظ آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سحیم خالد گواہ شد نمبر 1۔ خالد محمود ولد غلام محمد گواہ شد نمبر2۔ وحید احمد بھٹہ ولد رشید احمد بھٹہ

مسل نمبر123047 میں محمد طلحہ

ولد محمد منشاء قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع و ملک حافظ آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد طلحہ گواہ شد نمبر1۔ اخلاق احمد ولد خالد حیات گواہ شد نمبر2۔ محمد منشاء ولد محمد عنائت

مسل نمبر123048 میں لامعہ عنبر قمر

بنت شیخ محمد قمر اللہ شاہین قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sukheki Mandi ضلع و ملک حافظ آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ لامعہ عنبر قمر گواہ شد نمبر1۔ راحت جمیل ولد محمد جمیل قریشی گواہ شد نمبر2۔ کامران جمیل ولد محمد جمیل قریشی

مسل نمبر123049 میں ریحانہ اشفاق

بنت اشفاق احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 34 ہزار 500 روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ریحانہ اشفاق گواہ شد نمبر1۔ اشفاق احمد ولد شیخ غلام علی گواہ شد نمبر2۔ نوید احمد ولد اشفاق احمد

مسل نمبر123050 میں سمیعہ رانی

زوجہ محمد طیب سلیم قوم منگلا پیشہ خانہ داری عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 168/171 ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 1 تولہ پاکستانی روپے (2) حق مہر 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیعہ رانی گواہ شد نمبر1۔ محمد طیب سلیم منگلا ولد حاجی بشیر احمد منگلا گواہ شد نمبر2۔ تاج محمود منگلا ولد رائے محمد عبداللہ منگلا

مسل نمبر123051 میں مظفر احمد ڈوگر

ولد برکت علی قوم ڈوگر پیشہ زراعت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانکا ڈوگراں ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 10 ایکڑ 5 مرلہ (2) مکان 4 لاکھ روپے (3) حویلی 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/150,000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر احمد ڈوگر گواہ شد نمبر1۔ مبارک احمد معین ولد منور احمد گواہ شد نمبر2۔ ماجد نصیر ولد نصیر احمد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرمہ خالدہ برہان صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد برہان صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 12/اپریل 2016ء کو خاکسار کی پوتی دانیہ احمد بنت مکرم عامر احمد صاحب کارکن دفتر وصیت شعبہ کمپیوٹر کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ بھی مکمل یاد کر چکی ہے۔ بچی نے چھ سال چار ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ روبینہ طلعت صاحبہ اور مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالغفور صاحب کے حصہ میں آئی۔ بچی مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر صدر صدرانجمن احمدیہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم شہباز احمد صاحب جرمنی اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری مبارک علی اٹھوال صاحب مورخہ یکم مارچ 2016ء کو جرمنی کے ایک ہسپتال میں بعمر 83 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ فرینکفرٹ جرمنی میں مورخہ 3 مارچ کو مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو جوانی میں نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق بخشی تھی۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی جہاں مورخہ 5 مارچ کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر و عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی، ضرورت مندوں کی راز داری سے خبر گیری، مالی قربانی کی تحریکات میں شرکت، پنجوقتہ نماز کا التزام، عاشقانہ رنگ میں قرآن کریم کی تلاوت، خلافت احمدیہ سے مضبوط تعلق کی عملی تاکید کرنے والا خدا رسیدہ وجود تھیں۔ آپ ایک لمبا عرصہ متفرق عوارض کا شکار رہیں۔ لیکن تمام وقت ہمت اور صبر اور حوصلہ سے گزارا۔ آپ نے سوگواران میں تین بیٹے مکرم شرافت احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، خاکسار، چار بیٹیاں، مکرمہ شمیم اختر صاحبہ ربوہ، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ راولپنڈی، مکرمہ راشدہ مبارک صاحبہ ربوہ، مکرمہ طاہرہ تسنیم صاحبہ سندھ، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

ہم سب بہن بھائی ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس غم کے موقع پر تشریف لا کر یا بذریعہ فون ہماری ڈھارس بندھائی، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم نعیم احمد صاحب نعیم الیکٹرک سٹور ریلوے روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خسر مکرم مرزا محمد یاسین صاحب داؤد آئرن سٹور والے شدید علیل ہیں۔ اور لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منظور احمد صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے راولپنڈی اور اسلام آباد کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

مورچری کی سہولت

❁ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سرد خانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

www.foh-rabwah.org

047-6213909,6213970,6211373

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سالانہ ڈنر ناصر ہائیر سیکنڈری سکول

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کو آٹھواں سالانہ ڈنر مورخہ 30/اپریل 2016ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم احتشام البدر صاحب وائس پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے ساتھ ساتھ ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعہ سال 2016ء میں منعقد ہونے والے پروگراموں کی جھلکیاں بھی دکھائی جاتی رہیں۔

سکول میں اس وقت 441 طلباء اور 41 اساتذہ کے علاوہ 26 کارکنان ہیں۔ سکول میں روشن ہوادار 15 کمرے، پانچ ہزار کتب پر مشتمل لائبریری، 25 کمپیوٹرز پر مشتمل کمپیوٹر لیب کے علاوہ فزکس، بایو اور کیمسٹری کیلئے بھی لیب موجود ہے۔ حاضری کے لئے بایومیٹرک سسٹم متعارف کروایا گیا ہے۔ یہ سکول آغا خان ایگزیمینیشن بورڈ کے ساتھ ملحق ہے۔ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصر سکول کے طلباء نے دس پوزیشنز حاصل کیں۔ جس میں سائنس گروپ میں پاکستان بھر میں دوسری پوزیشن بھی سکول کے طالب علم عثمان احمد عابد نے حاصل کی۔ طلباء کی صحت جسمانی کے لئے ٹیبل ٹینس، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، فٹ بال، والی بال اور کرکٹ کی باقاعدہ گیمز ہوتی ہیں۔ سالانہ پروگراموں میں کلوا جمیعاً، وقارعمل، تفریحی ٹورز، پکنک اور ہائیکنگ شامل ہیں۔ اسی طرح سالانہ سائنس و آرٹ نمائش کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کے لئے سکول میں معیار صغیر میں کلاس ششم تا ہشتم کے طلباء کو چار ہاؤسز جبکہ معیار کبیر میں کلاس نہم اور دہم کو بھی چار ہاؤسز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دونوں معیاروں میں ہاؤسز کے درمیان علمی و ادبی اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال معیار کبیر میں نور ہاؤس اور معیار صغیر میں ابوبکر ہاؤس رننگ ٹرافی کے حقدار قرار پائے۔ اس سال ناصر ہائیر سیکنڈری سکول کے اولڈ سٹوڈنٹس کی ایسوسی ایشن کا قیام بھی کیا گیا ہے۔ جس میں 200 طلباء شامل ہیں اور مجلس عاملہ کا انتخاب کروایا جا چکا ہے۔ نظارت تعلیم کے تحت بین المدارس علمی و ورزشی مقابلہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال علمی و ادبی مقابلہ جات کی میزبانی ناصر ہائیر سیکنڈری سکول کو ملی نیز اسی سکول کو علمی و ادبی مقابلہ جات میں رننگ ٹرافی مسلسل چوتھی بار جیتنے کی توفیق ملی۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے انعامات و شیلڈز طلباء میں تقسیم کیں اور طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے بعد طلباء اور مہمانان کو عشائیہ دیا گیا۔

وقف زندگی کا تسلسل کبھی ٹوٹنے نہ پائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلافت کے منصب کا تو کام ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم "ذکر" پر عمل کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً یاددہانی کرواتا رہے تاکہ جماعت کی ترقی کی رفتار میں کبھی کمی نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک کے بعد دوسرا گروہ تیار ہوتا چلا جائے۔ جس طرح مسلسل چلنے والی نہریں، زمین کی ہریالی کا باعث بنتی ہیں۔ اسی طرح ایک کے بعد دوسرا دین کی خدمت کرنے والا گروہ روحانی ہریالی کا باعث بنتا ہے۔ جن علاقوں میں کھیتوں میں ٹیوب ویلوں یا نہروں کے ذریعوں سے کاشت کی جاتی ہے وہاں کے زمیندار جانتے ہیں کہ اگر ایک کھیت پر پانی مکمل لگنے سے پہلے پانی کا بہاؤ ٹوٹ جائے، پیچھے سے بند ہو جائے تو پھر نئے سرے سے پورے کھیت کو پانی لگانا پڑتا ہے اور پھر وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور پانی بھی۔ اسی طرح اگر اصلاح وارشاد کے کام کے لئے مسلسل کوشش نہ ہو، یا کوشش کرنے والے مہیا نہ ہوں تو پھر ٹوٹ ٹوٹ کر جو پانی پہنچتا ہے، جو پیغام پہنچتا ہے، جو کوشش ہوتی ہے وہ سیرابی میں دیر کر دیتی ہے۔ تربیتی اور دعوت کے کاموں میں روکیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر قوم میں ایسے گروہ ہر وقت تیار رہنے چاہئیں جو خدا تعالیٰ کے پیغام کے بہاؤ کو کبھی ٹوٹنے نہ دیں۔ پس اس لئے میں آج پھر اس بات کی یاددہانی کروا رہا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف نو کی جو سکیم شروع فرمائی تھی تو اس امید پر اور اس دعا کے ساتھ کہ دین کی خدمت کرنے والوں کا گروہ ہر وقت مہیا ہوتا رہے گا۔ یہ پانی کا بہاؤ کبھی ٹوٹے گا نہیں۔ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ کرنے والے بھی جماعت کو مہیا ہوتے رہیں گے۔ (دعوت الی اللہ) اور تربیت کا کام چلانے والے بھی بڑی تعداد میں مہیا ہوتے رہیں گے اور نظام جماعت کے چلانے کے دوسرے شعبوں کو بھی واقفین کے گروہ مہیا ہوتے رہیں گے۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 19 جنوری 2013ء)

واقفین نو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا بابرکت عزم کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

9 مئی 2016ء

12:30 am	(سچائی کا نور)
1:35 am	Roots to Branches احمدیت: آغاز سے ترقیات تک
2:00 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
2:30 am	ڈاکٹر عائشہ جلال کے ساتھ مذاکرہ
3:00 am	خطبہ جمعہ 6 مئی 2016ء
4:10 am	سوال وجواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:55 am	یسرنا القرآن
6:25 am	گلشن وقف نو
7:40 am	Roots to Branches احمدیت: آغاز سے ترقیات تک
8:10 am	خطبہ جمعہ 6 مئی 2016ء
9:25 am	ڈاکٹر عائشہ جلال کے ساتھ ایک مذاکرہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا یورپیئن پارلیمنٹ سے خطاب 4 دسمبر 2012ء
12:45 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
1:35 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00pm	فرنچ سروس
3:00 pm	خطبہ جمعہ 11 دسمبر 2015ء (انڈونیشن ترجمہ)
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 2015ء

5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	الترتیل
5:40 pm	خطبہ جمعہ 18 جون 2010ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
8:50 pm	راہ ھدیٰ
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا یورپیئن پارلیمنٹ سے خطاب

نابینا افراد کے کام آئیں

﷽ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنکھوں کی نعمت جن لوگوں کو ملی ہے انہیں اس کا ہمہ وقت شکر گزار ہونا چاہئے۔ اس عطیہ خداوندی کا شکر گزار ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بینائی سے محروم افراد کی قدر کریں۔ ان کے زیادہ سے زیادہ کام آئیں۔ ان کو راستہ دکھائیں اور ان کو منزل تک پہنچائیں۔ اگر کوئی نابینا فارغ ہو اور اس معذوری کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو تو اسے اس معاشرے کا مفید وجود بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر کوئی ہنر سکھانے کے قابل ہوں تو ان کو ضرور سکھائیں، بصورت دیگر مجلس نابینا خلافت لائبریری ربوہ سے رابطہ کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (صدر مجلس نابینا ربوہ)

گرینڈ سیل میلہ

مورخہ 6 مئی بروز جمعۃ المبارک

ریٹ صرف -/200 روپے -/300 روپے

سکول شوز صرف -/200 روپے میں

مس کولیکشن شوز

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان

عزیز کلاتھ و شال ہاؤس

لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، کھادڑ اور فراک، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ بنیان، جراب کی مکمل ورائٹی کام کرنیز امپورٹڈ بیڈ شیٹس دستیاب ہیں

کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد

041-2604424,0333-6593422

0300-9651583

موسم گرما کے جوتوں پر 50% تک سیل

محدود مدت تک Summer Sale

کریڈٹ کارڈ کی سہولت بھی دستیاب ہے

سروس شوز پوائنٹ

وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0476212762

f /servisshoespointrabwah

تاریخ عالم 5 مئی

1220ء۔ قبلائی خان نے منگول سلطنت کی بھاگ دوڑ سنبھالی۔

1821ء۔ آج کے دن فرانس کے جرنیل، بادشاہ نپولین بوناپارٹ کی وفات ہوئی۔

☆ آج دائیوں (Midwives) کا عالمی دن ہے۔

(مکرم طارق حیات صاحب)

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

محمد دین میموریل ہومیوکلینک اقصیٰ چوک ربوہ

ڈاکٹر خرم گل: 0334-9811520

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال

میاں کوثر کریانہ سٹور

اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6211978

طالب دعا: میاں عمران 0332-7711750

مکان برائے فروخت

نیا تعمیر شدہ مکان جس میں 3 بیڈ روم ڈرائنگ ڈائننگ بڑا ٹی وی لاؤنج تین باتھ روم۔ سٹور۔ رقبہ 14 مرلہ

مکان نمبر 8/1 دار الیمن غربی سعادت ربوہ

برائے رابطہ: 0333-2521633

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز

پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883

ساہیوال روڈ نزد سیکنڈری دار العلوم (ب)

وردہ فیبرکس چیلنج ریٹ پر

پیش کرتے ہیں ایک تاریخی پیکج

Replica Lawn 2016

ثناء صفی ناز۔ ماریہ بی۔ گل احمد۔ شاہ جہان Oriannt کھڈی۔ نشاط۔ فرازمنان۔ کرزما Aul, Alishba ، لاکھانی۔ موٹوز، الکرم۔ آرزو کریسنٹ اب حاصل کریں -/1750 روپے

مکمل گارنٹی کے ساتھ۔ لان A class

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 5 مئی

طلوع فجر	3:50
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:53
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	22 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 مئی 2016ء

6:20 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:45 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:20 pm	ایوان طاہر کا افتتاح 26 جولائی 2012ء
1:40 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:05 pm	خطبہ جمعہ 29۔ اپریل 2016ء
11:00 pm	الحوار المباشر Live

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS

23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

فون دکان 6212837

Mob:03007700369

اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور

سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے

کالج روڈ ربوہ: 0322-6093523

سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528

ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے دعائیں حاصل کر رہا ہے

(مرحوم) حکیم عبد الحمید اعوان

چشمہ فیض

مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com